انتقاد

مَعارِف الحدیث؛ احادیثِ نبویؐ کا ایک جدید انتخاب اُردو ترجمہ اور تشریح کے ساتھ۔ جلد چہارم۔ تالیف مولانا محمد منظور نعمانی۔ ناشر کتب خانہ الفرقان۔ کچہری روڈ لکھنؤ۔ ہندوستان۔

معارف الحدیث کی پہلی تین جلدوں میں ایمان و آخرت، اخلاق اور رقاق اور الصلوٰۃ سے متعلق احادیث اور اُن کا اُردو ترجمہ اور تشریح دی گئی تھی، زیرِ نظر جلد "کتاب الزکوٰۃ"، "کتاب الصوم" اور "کتاب الحج" پر مشتمل ہے۔

زکوٰۃ، نماز اور حج کے متعلق جو بھی ضروری احکام اور حکمتیں ہیں۔ فاضل مؤلف نے کوشش کی ہے کہ وہ سب اس مجموعۂ احادیث میں آجائیں۔ اور اس ضمن میں انہوں نے یہ التزام کیا ہے کہ بحث مختصر ہو، فقہی اختلافات سے حتی الوسع احتراز کیا جائے، اور احادیث کا ترجمہ اور اُن کی تشریح آسان زبان اور دل نشیں اسلوب میں ہو۔ جس طرح اس سے پہلے کی تین جلدوں میں اِن اُمور کا خیال رکھا گیا تھا، اسی طرح اس جلد میں بھی یہ سب باتیں موجود ہیں۔

مثال کے طور پر ایک مسئلہ ہے "زیارت روضۂ مطہرہ" کا، جس کے بارے میں امام ابنِ تیمیہ سے ایسے اقوال مروی ہیں، جن کی وجہ سے اُس زمانے سے بحث و مباحثہ اور نزاع و جدال کا دروازہ کھُل گیا ہے۔ اور اس پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں جہاں اس کا بیان ہے، مولانا نعمانی نے اس پر بحث کرتے ہوئے امام ابن تیمیہؒ کے ایک شاگرد حافظ ابو عبد الہادی حنبلی کی ایک کتاب کا ذکر کیا ہے، جس میں اُنہوں نے "تسلیم کیا ہے کہ قبر نبویؐ کی زیارت از قبیل قربات و مستحبات اور موجب برکات ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہمارے شیخ امام ابنِ تیمیہؒ کا مسلک بھی یہی

ہے اور جو لوگ اُن کی طرف اس کے خلاف منسوب کرتے ہیں، وہ شیخؒ پر افترا کرتے ہیں۔ بلکہ اُنہوں نے ابنِ تیمیہؒ کے مناسک کے حوالے سے زیارت روضہ نبویؐ کے پورے آداب اور محبت و توقیر سے بھرپور اور ایمان افروز ایک سلام بھی نقل کیا ہے، جو حافظ ابنِ تیمیہؒ نے زائرین ہی کے لئے لکھا ہے۔"

بہت سے دینی و فقہی معاملات میں امت میں جو اختلافات رہے ہیں۔ اور اُن پر اُس زمانے میں بے شمار کتابیں لکھی گئیں، چوں کہ جس تاریخی پسِ منظر میں وہ اختلافات اُبھرے تھے، وہ تاریخی پسِ منظر نہیں رہا۔ اور اب اُمت کی دینی ضرورتیں اور ہیں۔ اور خاص کر سب سے بڑی ضرورت "جمعِ کلمہ" کی ہے۔ چناں چہ اسی کے ماتحت مختلف مذاہبِ فقہ کو اکٹھا کیا جا رہا ہے، اس لئے ان اختلافات سے صرفِ نظر کر کے اصل احکام کا ذکر کر دینا کافی ہے، اور فاضل مؤلف نے اپنے اس سلسلۂ کتب میں یہی کیا ہے۔

زکوٰۃ کے باب میں اس مسئلے پر کہ کم سے کم کتنے مال پر زکوٰۃ فرض ہے" مولانا نعمانی کا یہ نوٹ قابلِ توجہ ہے:۔ "حضرات علماء کرام کے لئے یہ بات قابلِ غور ہے کہ اب جب کہ روپے کی قیمت اور حیثیت زمانۂ نبوت کے درہم کے مقابلے میں بھی بہت کم ہو گئی ہے، بلکہ ہمارے ہی ملک میں اب سے ۲۵ سال پہلے روپے کی جو قیمت اور مالیت تھی، اب اُس کا صرف دسواں حصہ یا اس سے بھی کم رہ گئی ہے، تو اس صورت میں زکوٰۃ کا کم سے کم نصاب کیا ہوگا۔"

اس ضمن میں فاضل مؤلف نے حضرت شاہ ولی اللہؒ کا ایک بڑا حکیمانہ قول نقل کیا ہے:۔

"رسول اللہ صلعم کے زمانے میں پانچ وسق (۳۰ من) کھجوریں ایک مختصر سے خاندان کے سال بھر کے گزارے کے لئے کافی تھیں۔ اور اسی طرح دو سو درہم، جن سے پانچ اونٹ آجاتے تھے سال بھر کا خرچ تھا۔ چنانچہ اس مال کے مالک کو خوش حال قرار دے کر زکوٰۃ واجب کر دی گئی۔"

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ جب معاشی حالات کی تبدیلی کی وجہ سے نصابِ زکوٰۃ کی مقدار میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی گئی ہے، تو آج جب اجتماعی حالات بہت زیادہ گئے ہیں، تو کیا اس کی ضرورت نہیں کہ زکوٰۃ کے مصارف میں بھی مناسب تبدیلیاں کی جائیں؟۔

مولانا نعمانی صاحب نے جہاں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف گنائے ہیں، جن میں سے ایک مصرف

ــــــ رقابؔ یعنی غلاموں اور باندیوں کی آزادی اور گلو خلاصی ہے ــــ وہاں اس پر کوئی روشنی نہیں ڈالی، بلکہ اس ضمن میں اُنہوں نے ایک حدیث کا حوالہ دیا ہے، جس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص سے فرمایا: "اللہ نے زکوٰۃ کے یہ آٹھ مصارف خود ہی مقرر فرما دیئے ہیں اگر تم ان میں سے کسی طبقہ میں داخل ہو تو میں دے سکتا ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر مجھے یہ حق اور اختیار نہیں ہے کہ اس مد میں سے میں تم کو کچھ دے سکوں۔"

زکوٰۃ کے تفصیلی احکام کب صادر ہوئے؟، فاضل مؤلف نے اس پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ ہجرت سے پہلے مکہ کے زمانۂ قیام میں زکوٰۃ کا حکم تھا، لیکن اس دَور میں زکوٰۃ کا مطلب صرف یہ تھا کہ اللہ کے حاجت مند بندوں پر اور خیر کی دوسری راہوں میں اپنی کمائی صرف کی جائے۔ نظامِ زکوٰۃ کے تفصیلی احکام اس وقت نہیں آئے تھے، وہ ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے۔ مرکزی طور پر اس کی تحصیل وصول کا نظام تو ۸ھ کے بعد قائم ہوا۔

اس کی مثال اُنھوں نے نماز سے دی۔ لکھتے ہیں:۔ پہلے نماز تین وقت کی تھی، پھر پانچ وقت کی ہوگئی۔ پہلے ہر فرض نماز صرف دو رکعت پڑھی جاتی تھی۔ پھر فجر کے علاوہ باقی چار وقتوں میں رکعتیں بڑھ گئیں۔ اور یہ کہ ابتدائی دَور میں نماز پڑھتے ہوئے سلام کلام کی اجازت تھی۔ اس کے بعد اس کی ممانعت ہوگئی۔

زکوٰۃ کے باب میں ایک عنوان ہے:۔

"بھوکے پیاسے جانوروں کو کھلانا پلانا بھی صدقہ ہے" اس کے تحت ایک حدیث نقل کی گئی ہے۔ جس میں ایک بدچلن عورت کے بخشے جانے کا ذکر ہے، جس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔ اس پر "کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ۔ کیا جانوروں کے کھلانے پلانے میں بھی ثواب ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا:۔ ہاں۔ ہر حساس جانور (جس کو بھوک پیاس کی تکلیف ہوتی ہے) اس کو کھلانے پلانے میں اجر و ثواب ہے" (صحیح بخاری و صحیح مسلم)۔

"معارف الحدیث" کے اس سلسلۂ کتب میں صرف احکامِ دین ہی بیان نہیں ہوئے، بلکہ اُنہیں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اُنہیں پڑھ کر دل کے اندر اُس ذاتِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک روحانی و جذباتی تعلق سا جاگزیں ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ ہمارے خیال میں تعلیمِ دین کا

صحیح اور موثر طریقہ یہی ہے۔ ایک مثالی اُسوہ کو سامنے رکھ کر اُس کی خصوصیات کا علم حاصل کرنا، عمل کے لئے زیادہ ممد ہوتا ہے۔ مولانا محمدؐ منظور نعمانی صاحب نے ان کتابوں میں اسی چیز کو پیشِ نظر رکھا ہے۔

ص ۸۸-۸۹ پر مولانا نعمانی صاحب نے بعض احادیث نقل کی ہیں۔ اور اُن کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صدقہ وغیرہ جو قابلِ قبول نیک عمل کسی مرنے والے کی طرف سے کیا جائے، یعنی اُس کا ثواب اس کو پہنچایا جائے، وہ اُس کے لئے نفع مند ہوگا، اور اُس کو اس کا ثواب پہنچے گا۔

اس سلسلے میں جو احادیث پیش کی گئی ہیں، ہمیں اُن کی صحت پر کچھ عرض نہیں کرنا، لیکن اس کی وجہ سے مسلمانوں کے ہاں جو تباہ کُن رسمیں رائج ہو گئی ہیں، آج اُن کے انسداد کی ضرورت ہے، اُن رسموں نے مسلمانوں کو معاشی طور پر کافی تباہ کیا ہے۔

ضرورت ہے کہ ہر مسلمان گھرانے میں کتابوں کا یہ سلسلہ موجود ہو، اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔ ہم مولانا موصوف کی اس سعی مفید اور پُر اثر و بابرکت دینی خدمت پر اُنہیں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔

کتاب کے بڑے سائز کے ۲۹۶ صفحے ہیں، کاغذ سفید اور دبیز ہے۔ طباعت اور کتابت بڑی اچھی ہے۔ مجلد کتاب کی قیمت ۶-۵۰ روپے اور غیر مجلد کی ۵-۲۵ روپے ہے۔

(محمدؐ سرور)

طابع: ظہیر الدین　　　مطبع: استقلال پریس، لاہور
ناشر: ڈاکٹر فضل الرحمٰن، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، راولپنڈی